سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

منگل،12-اپریل2016

(یوم الثلاثاء،4-رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 10

857

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12-اپریل2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 5-اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قراردادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان شبقدر میں ہونے والے خود کش حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحت یابی اور شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دُعاگو ہے۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں مِسنگ فیسلیٹی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب محمد سبطین خان: صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔

2۔ میاں محمود الرشید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔

3۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔

858

4۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

5۔ جناب محمد شعیب صدیقی: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرون ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے، زرعی آلات، جیولری اور آٹو سپیئر پارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد (سمگلنگ) اور فروخت کو سختی سے روکا جائے۔

859

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل، 12-اپریل 2016

(یوم الثلاثۃ، 4-رجب المرجب 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا
خَلَقۡنَٰكُمۡ عَبَثٗا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّۖ
لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ
لَا بُرۡهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون آیات 115تا118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے (115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اُس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (118)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

روک لیتی ہے آپ کی نسبت، تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں
وہ زمیں مشکبار ہوتی ہے خلد سے ہمکنار ہوتی ہے
ذکر سرکار کے حوالوں سے جن گھروں میں چراغ جلتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال و کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*1186: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتاجات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور اس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، ایک کنال، تین مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے جس کی موضع وار/(تحصیل وار) تفصیل جھنڈی: (الف، ب، ج، د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلیفون کمپنی اور دو کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن-/2,18,000روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین385574ایکڑ ایک کنال تین مرلہ میں سے109579ایکڑ ایک کنال بارہ مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے جبکہ خالص بقایا سرکار275994ایکڑ سات کنال گیارہ مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل جہلم	135-Acre 5k-6-M
تحصیل دینہ	73-Acre 1-K 9-M
تحصیل سوہاوا	10253-Acre 7-K 14-M
تحصیل پنڈ دادن خان	265532-Acre 1-K 2-M
میزان	275994-Acre 7-K 11-M

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جواب جز(ج) میں دیا گیا ہے اس میں کافی ساری زمین ہے جو تحصیل جہلم، تحصیل دینہ، سوہاوا، تحصیل پنڈ دادن خان رکھ سرکار اور بنجر ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت اس زمین کو utilize کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ رکھ سرکار اور بنجر زمین کو بھی حکومت utilize کر سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ رکھ سرکار اور بنجر زمین ناقابل کاشت ہے اگر معزز ممبر اس پر کوئی تجویز دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں otherwise یہ ناقابل کاشت زمین ہے۔

جناب سپیکر: وہاں کیا پہاڑ ہیں یا کیا چیز ہے، اس کا تھوڑا سا بتا دیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ پہاڑ ہی ہوتے ہیں کیونکہ یہ میرا علاقہ ہے۔ ٹھیک ہے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔No further supplementary question?

محترمہ راحیلہ انور: جی، بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ گزارش نہ کریں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں اور ہمیشہ طاقتور کو گزارش ہی کی جاتی ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ بے شک پہاڑ ہوں لیکن جہلم کے علاقے میں درخت لگائے جا سکتے ہیں اور اس کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ پہاڑ ہیں تو پہاڑ تو مری میں بھی ہیں اور ادھر کتنے زبردست جنگل ہیں۔ مجھے محترم بتائیں کہ وہاں کس طرح کی زمین ہے، آئندہ حکومت کیا تجویز رکھتی ہے اور اس پر کیا کرنا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں حکومت پہاڑ کو پہاڑ ہی رہنے دے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس پر معزز ممبر fresh question put کریں تو پھر اس کا جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ان کو تھوڑا بہت بتادیں کہ یہ ناقابل کاشت ہے اور اس میں کوئی چیز اُگتی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پہاڑوں پر درخت اگائے جا سکتے ہیں یہ ان کی تجویز اچھی ہے۔ اگر وہ اسی طرح کی کوئی تجویز دیں تو اس کو زیر غور لایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کو چیک کر لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ زمین کی composition کیا ہے، کس وجہ سے وہ قابل کاشت نہیں ہے، اس کی chemical composition کیا ہے، کیوں

قابل کاشت نہیں ہے وہ سیم تھور ہے اور اس میں پتھر ہیں یا اس میں کیا چیز ہے؟ یہ تو کوئی جواب نہ ہوا کہ ناقابل کاشت ہے۔

جناب سپیکر: جی، سیم تھور ہو تو وہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے ان کو اشارہ تو دے دیا ہے کہ وہ بات کریں لیکن میرے محترم بھائی پڑھ کر نہیں آئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ اس کی chemical composition بتائیں کیونکہ ہر زمین کی کوئی نہ کوئی chemical composition ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، آپ ان کو کچھ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس کی current position یہ ہے کہ وہ بنجر زمین ہے، رکھ سرکار ہے، پہاڑ ہیں پتھریلی اور ناقابل کاشت زمین ہے۔ اس کی chemically position لیبارٹری سے لی جا سکتی ہے اور اس میں یہ fresh question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: دیکھ لیں، آگے آپ کا سوال تو نہیں ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جی، میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پھر آپ اپنے طور پر تشریف رکھیں۔ اگر سوال کرنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن دو سوال ہو سکیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! .On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 1377 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: پٹواریوں و گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1377: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ قائم ہیں اور ان میں کل کتنے اہلکاران کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع لاہور میں محال سیٹلمنٹ اور اشتمال کے کل 274 پٹواری، 25 گرداور۔ 7 تحصیلدار اور 20 نائب تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) پٹواریوں کے بڑے بڑے دفاتر شاہدرہ، نولکھا۔ لاہور خاص۔ بادامی باغ، ملتان روڈ، پاجی رائیونڈ روڈ، مسلم ٹاؤن موڑ۔ چونگی امر سدھو اور میڈیکل سوسائٹی پر لب نہر نزد جلو میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مواضعات میں بھی پٹواریوں کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس وقت 20 کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان بیس لوگوں کے خلاف جو محکمانہ کارروائی چل رہی ہے تو کیا یہ معطل ہیں یا ان کو سزا ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب یہ ہے کہ جب سوال جمع ہوا تھا تو اس وقت بیس پٹواریوں کے خلاف انکوائری چل رہی تھی لیکن according to the fresh report from the district collector that we have received اب twelve wind up ہو گئی ہیں، ان پر فیصلہ آ گیا ہے اور آٹھ پر ابھی کام ہو رہا ہے جو pending ہیں۔ جن بارہ پر فیصلہ آ چکا ہے ان میں سے زیادہ تر stop of increment ہوئی ہیں اور کچھ پٹواریوں کو major penalty بھی دی گئی ہے جیسا کہ dismissal from service ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! باقی پر فیصلہ کب تک آنے کی امید ہے اور اس میں کوئی ٹائم فریم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!اس میں محکمے کی تو ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ جلد سے جلد فیصلہ آئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس پر بھی جلد فیصلہ آئے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری اس میں عرض یہ ہے کہ اس سوال کی تاریخ وصولی 18-جولائی 2013 ہے اور اس کا جواب 22-مئی 2014 کو موصول ہوا ہے۔اب 2016 ہو گیا ہے تو یہ اس وقت کی انکوائریاں تھیں اور اب بھی یہ complete نہیں ہوئیں تو میں آپ کے توسط سے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری سے عرض کروں گا کہ وہ one by one تفصیل بتائیں کہ اس میں کیا کیا سزا ہوئی، کون کون proceed ہوا اور کون کون dismiss ہوا اور اس میں کیا action لیا گیا اس کی ذرا precise detail آنی چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ اس وقت سے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو محکمے نے جواب دے دیا ہے---

جناب سپیکر:جی،آپ ان سے مخاطب نہ ہوں۔آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!اس کی فریش رپورٹ بھی یہ ہے کہ 12 کا فیصلہ آ چکا ہے اور آٹھ pending ہیں۔یہی سوال تھا اور جواب میں نے دے دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس کو کہتے ہیں کہ سوال گندم اور جواب چنا---

جناب سپیکر:نہیں،آپ کا سوال بھی صحیح تھا اور انہوں نے اس کا جواب بھی صحیح دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری عرض تو سن لیں۔دیکھیں!یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ جب انہوں نے questions prepare کئے ہیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے تھا کہ یہ انکوائریاں ہیں اور ان کی یہ تفصیل ہے۔یہ بتا دیں کہ وہ کون سی بارہ ہیں جو decide ہو گئی ہیں ان کے نام بتا دیں کہ ان میں کون کون سے accused officials تھے؟

جناب سپیکر:آپ نے جو پوچھا ہے اس کے مطابق انہوں نے بتا دیا ہے۔آپ کی بڑی مہربانی بہت شکریہ۔آپ ایسے نہ کریں۔جی،اگلا سوال نمبر 3106 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ان کی درخواست ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3117 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جائے۔اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ)کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3562 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کی حدود میں محکمہ مال کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3562: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ مال و کالونیز کی کس کس جگہ زرعی اور شہری اراضی ہے؟

(ب) کون کون سی اراضی پر کس کس شخص یا ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کون کون سی اراضی ایکڑ وار کتنی رقم پر لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک ہائے میں 9409 ایکڑ 06 کنال 09 مرلے رقبہ ہے جس میں سے 5204 ایکڑ 06 کنال 01 مرلہ زرعی اراضی ہے اور 4205 ایکڑ 02 کنال 08 مرلے شہری اراضی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں 297 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے جس پر متعدد گھرانہ جات قابض ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ مال کے کسی رقبہ پر کسی محکمہ کا کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل ساہیوال و ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421 ایکڑ ایک کنال اور ایک مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012 مبلغ -/50,44,789 روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑ وار تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی اراضی پر کس کس شخص اور ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے تو اس میں جواب آیا ہے کہ ساہیوال تحصیل میں 160 ایکڑ پر 490 افراد ناجائز قابض ہیں تو میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ کب سے ناجائز قابض ہیں اور ان کا کیا

status ہے اگر یہ ناجائز قابض ہیں تو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پچھلے دنوں میں جو جناح آبادی سکیمیں بنی ہیں اس میں یہ ٹرانسفر ہو سکتی ہیں اور یہ ان میں fall کرتے ہیں تو یہ کب تک اس پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس پر میں نے اپنے معزز ممبر سے last session میں بھی request کی تھی کہ یہاں پر جو ناجائز قابضین ہیں وہ اپنے گھر بنا کر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے stay وغیرہ لئے ہوئے ہیں تو اس پر کچی آبادی سکیم کے لئے کوئی بھی application move نہیں ہوئی ہے۔ معزز ممبر سے اس دن بھی درخواست کی تھی کہ اگر وہ کوئی applications وغیرہ move کریں تو حکومت تیار ہے کہ اس کو process میں لا کر قواعد وضوابط کے مطابق کچی آبادی میں declare کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کیا اب یہ معاملہ کسی عدالت میں pending ہے یا کچھ فیصلہ ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس میں کچھ لوگوں کے stay سپریم کورٹ سے خارج ہو چکے ہیں لیکن ان کو اس لئے نہیں اٹھایا جا سکا کہ وہ پختہ گھر بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر معزز ممبر کچی آبادی کے لئے application دیں تو اس جگہ کو کچی آبادی declare کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر نے application دینی ہے یا متعلقہ افراد نے دینی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جو متعلقہ افراد ہیں وہ درخواستیں دیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، شاباش۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ وہ یہاں پر عرصہ دراز سے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کل یا پرسوں سے نہیں بیٹھے۔ یہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ ان کی پختہ تعمیرات ہیں۔ اسی سوال کے اگلے جز میں عارف والا، چیچہ وطنی اور جز (ب) میں چیچہ وطنی میں پختہ تعمیرات ہیں تو جب یہ پختہ تعمیرات بھی کروا دی گئی ہیں اور انہوں نے محکمہ کو درخواست گزاری بھی کی ہو گی تو انہیں یہ الاٹمنٹ کر دی جائیں، ساہیوال تحصیل میں mostly جو گاؤں ہیں وہ میرے حلقہ پی پی-222 سے متعلقہ ہیں۔ وہ لوگ دربدر دھکے کھاتے پھر رہے ہیں، ان کی کوئی

شنوائی نہیں ہے۔ in the larger interest of public میری بڑے ادب سے استدعا ہے، جیسا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی on the floor of the House فرمایا ہے کہ وہ درخواست گزاریں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے درخواستیں تو پہلے ہی گزاری ہوئی ہیں۔ اگر یہ محکمہ کو کہہ دیں کہ الاٹمنٹ کر دیں تو ان سارے لوگوں کو الاٹ کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ میرٹ کے مطابق دیکھیں گے، اگر ان کا حق بنتا ہو گا تو ضرور الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے خود کہا ہے کہ وہ درخواست گزاریں تو ان کو الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جب درخواست دیں گے تو اس وقت وہ دیکھیں گے کہ ان کا میرٹ بنتا ہے یا نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے تو already درخواستیں دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی کا نام بتائیں، ایسے تو نہیں ہوتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نام ایک نہیں ہے 467 لوگوں کی درخواستیں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی ایک کا نام بتائیں پھر ان سے پوچھتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنا سوال دیا کریں اس کے بعد ضمنی سوال کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے already کہہ دیا ہے کہ وہ اس کو کرنے کے لئے تیار ہیں، اب یہ مہربانی کریں اور اپنے محکمہ کو جا کر direction دیں کہ ان کے نام یہ زمینیں ٹرانسفر کر دیں۔ یہ applications آج کی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جو معیار ہے اس کے مطابق وہ ہر application کو دیکھیں گے، اگر درخواست گزار کا حق بنتا ہو گا تو اس کو الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان غریب لوگوں کا حق ہے یہ تو ان کو ٹرانسفر کروا دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال تو ابھی شروع ہوا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ اس کا معیار کیا ہے تاکہ معزز ایوان کو بھی پتا چلے اور اس وقت سارا میڈیا یہاں پر بیٹھا ہوا ہے ان کو بھی پتا چلے کہ حکومت کی اس سلسلے میں کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں ان کا سوال ہے میں ان سے جواب لے رہا ہوں۔ Please have your seat.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کروا دیں کہ according to rules ہی اگر کرنا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جس کی درخواست ہو گی اس کو میرٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں یہ کون سی زبان سمجھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی معزز ممبر سے request کی ہے کہ ہمارے پاس ابھی تک کچی آبادی کی کوئی application موصول نہیں ہوئی، جب applicants اپنی application دیں گے تو پھر according to law ہم اس کو کچی آبادی declare کریں گے لیکن ابھی تک ہمارے پاس کوئی application نہیں ہے۔ وہ لوگ عدالتوں میں stay میں تھے ہمارے پاس ان کی کوئی application نہیں آئی۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری ایک گزارش تو یہ ہے کہ انہوں نے پہلے ہی applications دی ہوئی ہیں، [********] یہ On the floor of the House غلط بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری آپ سے submission ہے کہ آپ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہ لوگ جو عرصہ دراز سے، سالوں سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر میں صدی کہوں تو شاید میری یہ بات بھی درست ہو جائے کیونکہ وہ بہت پرانے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ درخواستیں دے کر تھک چکے ہیں۔ اب میری گزارش ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں، میں آپ کو ایک ایک آدمی کا ریکارڈ پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جو بات انہوں نے کی ہے اس کے مطابق آپ عمل کریں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): چلیں! ان کا یہ حکم بھی ہم آپ کی وجہ سے مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میری وجہ سے نہیں، ان کے کہنے کے مطابق کریں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی درخواست نہیں آئی تو میں کیسے کہہ دوں کہ درخواست آئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم دوبارہ بھی درخواست دے دیتے ہیں پہلے بھی انہوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کرتے ہیں، میں نے floor ان کو دیا ہے آپ کو نہیں دیا، آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر جز (ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی اراضی ایکڑ وار کتنی رقم پر لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟ میں ایوان کا وقت ضائع کئے بغیر عرض کروں گا کہ اس کا جواب آپ خود پڑھ لیں کہ ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421 ایکڑ ایک کنال اور ایک مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012 مبلغ -/50,44,789 روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑ وار تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا تو دیا ہے کہ 421 ایکڑ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف 13-2012 کی تفصیل دی گئی ہے جبکہ پوچھا یہ گیا تھا کہ جب تک کا میرا سوال ہے، اس وقت تک جواب کی تفصیل دی جائے۔ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا معیار ہے، کس اصول کے تحت، کس ضابطے کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ عارضی کاشت سکیم کے تحت 421 ایکڑ دیئے گئے ہیں اور اس کی تفصیل کے لئے جھنڈی (ج اور د) لگائی گئی ہے کہ کہاں کہاں پر اور کتنا رقبہ ان کو الاٹ کیا گیا ہے۔ سال 13-2012 میں 24 لاکھ 48 ہزار 814 روپے وصول کئے گئے ہیں۔ 14-2013 میں 60 لاکھ 70 ہزار 426 روپے وصول کئے گئے ہیں اور 15-2014 میں 30 لاکھ 65 ہزار 107 روپے ان سے وصول کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جو "جھنڈی" ہمیں دکھائی ہے وہ تو ہم بڑے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں، جو "جھنڈی" مجھے دکھائی گئی ہے اس میں تو کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے سال 13-2012 کا جواب میں بتایا گیا ہے۔ 14-2013 اور 15-2014 اس جھنڈی میں دکھادیں، میں ابھی اپنا سوال واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے 15-2014 کا تو سوال ہی نہیں پوچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے لیکن ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ اس کا نوٹس لیں، آپ مہربانی کریں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھ لیں کہ یہ کیا معیار ہے، کس ضابطے کے تحت cultivation کے لئے یہ لینڈ دی گئی ہے اور یہ لینڈ کتنے عرصہ کے لئے دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں نے اپنے معزز ممبر کو پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ عارضی کاشت کے تحت جو زمین دی جاتی ہے یہ یک سالہ، دو سالہ اور پانچ سالہ میعاد کے تحت دی جاتی ہے اس کے لئے open auction کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں ہماری ایک ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹی ہے جو اس علاقے کے لئے ایک قیمت مقرر کرتی ہے کہ اس سے کم نہیں ہو سکتی، اس کے بعد اس سے زیادہ بولی میں جو لے جائے اس کو وہ زمین دی جاتی ہے۔ اب یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسے یک سالہ، دو سالہ میں لے لیکن حکومت کی پالیسی پانچ سال تک عارضی کاشت سکیم ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال ابھی مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ آپ کا، مجھے آگے چلنے دیں اور لوگوں کے بھی تو سوالات ہیں، آپ ہی تو اکیلے نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اب کوئی سوال نہیں ہوگا۔ محترمہ! میں نے آپ کا نام بولا ہے، آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 4171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4171: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال اور شہر (ضلع ساہیوال) میں کتنی سرکاری اراضی کس قصبہ اور گاؤں میں واقع ہے، کتنی اراضی پر دکانیں اور دفاتر ہیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز، پٹہ، ٹھیکہ پر دی ہوئی ہے اور اس سے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن حکومت کو ہوئی ہے۔ تفصیل سال وار بتائی جائے؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں، اس اراضی کو ناجائز قابضین سے کیوں حکومت واگزار نہیں کروا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) تحصیل ساہیوال میں سرکاری اراضی کا کل رقبہ 8784 ایکڑ 01 کنال 14 مرلے ہے اس میں 4583 ایکڑ 06 کنال 18 مرلے زرعی ہے اور 4200 ایکڑ 02 کنال 16 مرلے پر مختلف محکمہ جات کے دفاتر ہیں اور تین ایکڑ پر دکانیں ہیں جس کی تفصیل (جھنڈی (الف و ب)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مال نے 159 ایکڑ تین کنال اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 2011-12 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 2012-13 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔ تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں 160 ایکڑ اراضی ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابضین نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جس کی تفصیل موضع وار تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان احکامات صادر کرتے ہیں جن کی تعمیل میں ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے دیوانی سے حکم امتناعی وغیرہ حاصل کر رکھے ہیں اور ان کے کیس ہائے / اپیل ہائے زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے رقبہ واگزار کروانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ڈسٹرکٹ ساہیوال سے ہے، ملک ارشد صاحب جس طرح سے سوالات کر رہے تھے، میرے سوالات بھی اس سے ملتے جلتے ہیں۔

میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

(ب) محکمہ مال نے 159 ایکڑ تین کنال اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 2011-12 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 2012-13 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی کیا پالیسی ہے اور یہ کس طرح سے پٹہ پر دی جاتی ہے اور یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اس کے لئے apply کیا تھا، اس کی تفصیل ہمیں فراہم کر دی جائے؟

جناب سپیکر: اس کی تفصیل تو انہوں نے ایوان میں پیش کر دی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ہمیں پالیسی بتا دیں اور اس کا طریق کار بتا دیں تاکہ ہمیں بھی کچھ پتا چل سکے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!یہ رقبہ جو ٹھیکہ یاپٹہ پر دیا گیا ہے یہ عارضی کاشت سکیم کے تحت ہی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈرپلیز۔آرڈرپلیز۔آپ کی مہربانی گپ شپ کے لئے لابی موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!اسسٹنٹ کمشنر صاحب موقع پر جاکر اس زمین کا نیلام عام کرتے ہیں،اس سلسلے میں ہماری ایک ڈسٹرکٹ رینٹ کمیٹی ہوتی ہے جو اس زمین کی لیز کا تعین کرتی ہے کہ اسے اس سے کم قیمت پر نہیں دیا جاتا،اس کے بعد بولی میں جو لے جائے اس کو عارضی کاشت کے لئے رقبہ دیا جاتا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ عارضی کاشت کتنے عرصے کے لئے ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے پہلے بتادیا ہے لیکن آپ سن نہیں رہی تھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!میرا سوال تو اب شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!یہ ایک سالہ، دو سالہ اور پانچ سالہ بھی ہوتی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!یہ بہت ضروری اور اہم point ہے چونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ جب رقبے لیز پر دیئے جاتے ہیں تو وہ ایک دو یا چار سال نہیں بلکہ پچاس پچاس سالوں سے ان پر قابض اور ان کے مصرف میں ہیں even then انہیں پیداوار کے حساب سے جو ریونیو جمع کرانا چاہئے وہ بھی نہیں کراتے۔ یہ ریونیو عملے کے ساتھ ملی بھگت ہے اور سارا عملہ مل کر انہیں اسی طرح چلاتا جاتا ہے۔ اگر آپ کسی کو appoint کرکے اس کا سروے کروالیں تو یہ ہر ضلع میں ہو رہا ہے اور بہت نامور لوگ رقبے لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ on the floor of the House جو پالیسی یا طریق کار بتایا جارہا ہے یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے اس میں کھلا تضاد ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!میں کیا ضمنی سوال پوچھوں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ رواج ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں اور ذرا آرام آرام سے بات کیجئے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہم یہ چیز عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں اور یہاں پر خادم اعلیٰ پنجاب نے بارہا یہ بات کی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس سوال سے متعلقہ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ میرے سوال سے related ہے انہوں نے بارہا کہا کہ ہم ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں، ہم آسانیاں پیدا کر رہے ہیں، ہم طریقے بدل رہے ہیں لیکن روایات کہاں تبدیل ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے ضمنی سوال کرنے کو کہا ہے تقریر کے لئے نہیں۔ مہربانی کر کے ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ اس رقبہ سے یہ آمدن حاصل ہو رہی ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ آمدن کہاں خرچ ہو رہی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ پیسے خزانہ سرکار میں جاتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو بتائیں کہ یہ پیسا کدھر جاتا ہے۔ آپ تیاری مت کریں بلکہ آپ بیٹھے رہیں چونکہ معاملہ ذرا مشکل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ پیسا خزانہ سرکار میں جاتا ہے۔ صوبائی گورنمنٹ کا رقبہ ہے اور یہاں سے جتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں وہ خزانہ سرکار میں جمع ہوتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جواب تو آپ نے ہی دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اور کہاں جائیں گے؟ خزانہ سرکار میں ہی جائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کس مد میں جاتے ہیں اکاؤنٹ نمبر بتائیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ بتا سکتے ہیں تو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! سوال میں اکاؤنٹ نمبر نہیں پوچھا گیا لہٰذا اس کے لئے fresh question دیں۔

جناب سپیکر: سرکاری مد میں چلے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! سرکاری مد میں جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے بھی فارم نمبر نہیں پتا اگر آپ بتا سکتے ہیں تو بتائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں پوچھ سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پوچھ سکتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھ لیں کہ بتانا بھی آپ کو پڑے گا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ---

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: کون سے جز پر ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! جز (ب) پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! محکمہ مال نے 159 ایکڑ، تین کنال اور اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکے پر دیا، 12-2011 میں اس کی آمدنی 28 لاکھ 66 ہزار روپے اور 13-2012 میں 24 لاکھ روپے ہے۔ یہ چار لاکھ روپے کی کمی کی کیا وجہ تھی۔ میرا دوسرا ضمنی سوال تھا کہ یہ ایک سالہ کاشت تھی، دو سالہ یا پانچ سالہ تھی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلے آمدن میں کمی کا بتا دیں چونکہ پہلے 28 لاکھ روپے تھی پھر 24 لاکھ روپے ہو گئی۔ کیا یہ open auction تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! چونکہ سوال میں 12-2011 اور 13-2012 کا ہی پوچھا گیا تھا۔ اس میں جو وصولیاں ہوئی ہیں ان میں یہ بھی possible ہے کہ کوئی نئی auction ہوئی ہو، کسی زمین کی لیز ختم ہو گئی ہے اور اسے extend نہ کروایا گیا ہو اس وجہ سے سالانہ آمدن میں difference آیا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 4 لیکن اس کا تو جواب بھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending آ رہا ہے۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے، آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے سمجھا تھا کہ اس کا جواب آیا ہو گا لیکن اس کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس بارے میں عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تین سال ہو گئے ہیں اس کا جواب نہیں آیا۔ کیا ایوان کا کوئی ممبر اس اسمبلی کے توسط سے پوچھنے کا مجاز ہے کہ تین سال گزرنے کے باوجود متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی کو گھاس نہیں ڈالی۔

جناب سپیکر: اسمبلی تو گھاس نہیں کھاتی، اللہ کا شکر ہے کہ اسمبلی تو روٹی کھانے والی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! فی الحال تو گھاس سے بھی بدتر ہے کہ تین سال ہو گئے ہیں اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس سوال کا جواب کیوں نہیں آ رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ میرے متعلقہ ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! یہ سوال محترم سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جناب سپیکر!انشاء اللہ اگلے اجلاس میں اس کا جواب پیش کیا جائے گا۔

MR. SPEAKER: Be sure?

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جناب سپیکر!جی،انشاء اللہ۔

جناب سپیکر:دیکھیں آپ ایوان میں بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جی،انشاء اللہ۔

جناب سپیکر:اس کے بعد موقع نہیں ملے گا پھر رولز کے مطابق جو قانونی کارروائی ہو گی آپ کے ساتھ نمٹنا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جی،انشاء اللہ۔

جناب سپیکر:بہت مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اب بات ختم ہو گئی؟

جناب سپیکر:اب انہوں نے کہہ دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!مٹی پاؤ ۔

جناب سپیکر:نہیں۔مٹی نہیں،پانی۔انشاء اللہ سوال کا جواب آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!مٹی ہی پڑ گئی۔

جناب سپیکر:مٹی نہیں پاتے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!آپ ان سے پوچھیں کہ اس سوال کو تین سال ہو گئے ہیں اس کا جواب نہیں آیا۔ڈیپارٹمنٹ کدھر ہے؟

جناب سپیکر:جب جواب آئے گا تو پھر پوچھ لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!جواب آنا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:انشاء اللہ جواب آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اسمبلی ختم ہو جائے گی لیکن جواب نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: اگر جواب نہیں آئے گا تو ہم پوری کارروائی کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے کبھی کارروائی کی ہے، آپ بتادیں کہ آپ کے ہوتے ہوئے آج تک کوئی کارروائی ہوئی ہو؟

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہوتا۔ میرے بھائی! ایسے نہیں ہوتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کسی ایک محکمے کا بتادیں جس نے جواب نہ بھیجا ہو اور آپ نے اس کے خلاف کارروائی کی ہو۔

جناب سپیکر: میں نے کبھی ایسے آرڈر نہیں کیا، آج آرڈر کیا ہے تو اس کے مطابق کروں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کس کا ضمنی سوال؟ اس پر ضمنی سوال ہے ہی نہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 4 کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جس کا جواب نہیں آیا اس کے متعلق سوال کر رہے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1296 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں تعینات تحصیلداروں کی تفصیلات

*1296: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں ہو سکتا؟

(ب) اس وقت راولپنڈی ڈویژن میں کتنے ایسے تحصیلدار ہیں جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، ان کے نام مع اضلاع بتائے جائیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا بھی جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تحصیلداروں کو جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پالیسی کے تحت کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن ضلع لاہور صوبہ پنجاب کا ہیڈکوارٹر ہونے کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی زد میں نہ آتا ہے۔

(ب) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو۔

(ج) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس طرح حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی ہونے کا جواز نہ بنتا ہے۔

(د) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس لئے ان کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ مزید برآں یہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی بھی افسر / تحصیلدار (بی ایس-16) کیڈر کی سیٹ پر اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن مخصوص حالات میں مذکورہ افسران اپنے رہائشی ضلع میں ایکس کیڈر سیٹ کے علاوہ تعینات ہو سکتے ہیں اس لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے تحصیلدار جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ کوئی بھی تحصیلدار کیڈر کی سیٹ پر تعینات نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(د) میں جواب دیا گیا ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس لئے ان کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ مزید برآں یہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی بھی افسر / تحصیلدار (بی ایس-16 کیڈر کی سیٹ پر اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن مخصوص حالات میں مذکورہ افسران اپنے رہائشی ضلع میں ایکس کیڈر سیٹ کے علاوہ تعینات ہو سکتے ہیں اس لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے تحصیلدار جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ کوئی بھی تحصیلدار کیڈر کی سیٹ پر تعینات نہ کیا گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہوں گی

کہ سب سے پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ یہ کون سے مخصوص حالات ہیں جن میں افسران اپنے رہائشی ضلع میں کیڈر سیٹ کے علاوہ بھی تعینات ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! محترمہ سپیشل circumstances پوچھنا چاہتی ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتی ہوں کہ 1981 کی transfer policy کے according under special circumstances گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے جو آفیسرز ہیں وہ اس پالیسی کے under نہیں آتے اور ہوم ڈسٹرکٹ میں ان کی تعیناتی ہو سکتی ہے۔ Under exceptional circumstances آپ کو جو راولپنڈی ڈویژن کی لسٹ مہیا کی گئی ہے اگر آپ اس میں دیکھیں تو آپ کو ایک example راجہ طاہر عزیز کی ملتی ہے۔ آپ نے جب سوال جمع کرایا تھا یہ اس کے بعد 07-06-2013 کا ہے اور سات آٹھ ماہ کے لئے under exceptional circumstances وہاں پر ان کی تعیناتی کی گئی چونکہ وہاں پر سیٹلمنٹ کا کام ہو رہا تھا اس لئے وہاں پر ان کی services hire کی گئیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوسرا ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی، محکمہ کی طرف سے مجھے لمبی چوڑی تفصیل دی گئی ہے جس کے مطابق اکثر لوگ اپنے اپنے اضلاع میں تعینات ہیں۔ لاہور کے بارے میں انہوں نے اپنے جواب میں کہہ دیا ہے کہ لاہور صوبہ پنجاب کا ہیڈکوارٹر ہونے کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی زد میں نہیں آتا ہے اس لئے لاہور میں تعیناتی ہو سکتی ہے۔ لاہور شہر کے علاوہ بھی ایک لمبی فہرست ہے تو کیا یہ سارے لوگ مخصوص حالات کی وجہ سے یہاں پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ اپنے cadre پر تعینات نہیں ہیں بلکہ یہ ex-cadre posts or deputation پر تعینات ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس فہرست کے سیریل نمبر 32 پر مسٹر فرید اسلم لون ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری مہربانی کرکے ان کا cadre بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس فہرست میں شامل سارے لوگ ex-cadre posts or deputation پر تعینات ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1297 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم رجسٹرڈ اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1297: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے رجسٹرڈ اشٹام فروش ہیں؟

(ب) سال 2012 کے دوران ضلع ہذا میں کتنی مالیت کے اشٹام فراہم کئے گئے؟

ج) اس وقت اس ضلع میں اشٹام فروش کے لائسنس کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں pending ہیں؟

(د) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے کا طریق کار نیز مجاز اتھارٹی کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) بمطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، ضلع جہلم میں اشٹام فروشوں کی تعداد 106 ہے۔

(ب) حسب رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ضلع جہلم سال 2012 میں کل اشٹام جو اشٹام فروشوں کو ضلع ہذا سے جاری ہوئے ان کی مالیت۔/77,22,760 روپے ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں اس وقت اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار عدد درخواستیں process میں ہیں۔

(د) اشٹام فروشوں کا لائسنس سٹمپ رولز 1934 کے رول 26 کے تحت درخواست گزار جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو کے ذاتی کردار اور جائے حصول لائسنس کی آبادی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ / سفارشات پر جاری کیا جاتا ہے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع جہلم سال 2012 میں کل اشٹام جو اشٹام فروشوں کو ضلع ہذا سے جاری ہوئے ان کی مالیت -/77,22,760 روپے ہے۔ یہ اشٹام تو ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کی طرف سے اشٹام فروشوں کو جاری ہوئے ہیں۔ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اشٹام جاری ہوئے اور کل کتنی مالیت کے اشٹام فروخت ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کلکٹر کی رپورٹ کے مطابق جتنی رقم جواب میں لکھی گئی ہے اتنی ہی مالیت کے اشٹام جاری کئے گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! I am sorry میں جواب properly سُن نہیں سکی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ جواب میں جو amount لکھی گئی ہے اتنی ہی مالیت کے اشٹام جاری ہوئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیا سرکاری خزانہ سے بھی کوئی اشٹام جاری ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جی، نہیں۔ سرکاری خزانہ سے ایک ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے اشٹام جاری کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا اس لئے دُہرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ایک ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے اشٹام treasury سے جاری کئے جاتے ہیں جبکہ باقی اشٹام فروشوں کے پاس ہوتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع جہلم میں اس وقت اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار عدد درخواستیں process میں ہیں۔" مجھے ان چار لوگوں کے نام بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ ان کی درخواستیں کہاں تک process ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! fresh report کے مطابق اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار نہیں بلکہ پانچ درخواستیں pending ہیں۔ ان میں عبدالخالق ولد مالک خان، طارق محمود مغل، محمد شہزاد اور دیگر دو لوگ شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر کی رپورٹ کے مطابق آئندہ دو سے تین ہفتوں میں ان درخواستوں پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 1856 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کچی آبادی چودھری کالونی کے گھروں کو مسمار کرنے کی تفصیلات

*1856: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل او ایس لاہور کو ختم کر دیا گیا تاکہ سڑک کو کھلا کیا جا سکے؟

(ب) مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟

(ج) متاثرہ لوگوں کو پے منٹ کی تمام تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(د) زمین کا ریٹ اور ڈھانچہ کا کیا ریٹ دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر کچی آبادی کی رہائشی جگہ کو کمرشل ریٹ پر بھی پے منٹ کی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) کچی آبادی ایل او ایس کو ختم نہیں کیا گیا آبادی سے جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) کچی آبادی چوہدری کالونی کے 32 گھروں کو مسمار کیا گیا۔

(ج) متاثرہ گھروں کی پے منٹ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) زمین کا ریٹ۔/2,55,000+15 فیصد فی مرلہ بمطابق قانون ادا کیا گیا ہے اور ڈھانچہ کے لئے بلڈنگ کی کیٹیگری، عمر اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھا ہے۔

(ہ) کچی آبادی کے کسی بھی رہائشی کو کمرشل ریٹ پر ادائیگی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری فرمادیں کہ کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے تاکہ میں اگلا ضمنی سوال کر سکوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!بمطابق رپورٹ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک مکان نمبر37آتا ہے وہ جواب کی تفصیل میں کیوں شامل نہیں کیا گیااور اس کو کتنے پیسے دیئے گئے ہیں؟جواب میں بتایا گیا ہے کہ کل32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔ایل اوایس سڑک اسی گھر کے corner سے شروع ہوتی ہے۔اُدھر یہ پہلا گھر آتا ہے تواس گھر کو جواب کی تفصیل میں کیوںmention نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!معزز ممبر نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔اگر معزز ممبر کسی specific گھر کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں توfresh question دے دیں۔اس کا جواب دے دیا جائے گا۔جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔ان لوگوں کو کس طرح سے paymentsکی گئی ہیں وہ ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر:میاں صاحب!پارلیمانی سیکرٹری کے پاس تو32 گھر مسمار کرنے کی رپورٹ ہے۔اگر آپ کوئی نشاندہی کر دیں تو پھر اس کا جواب لے لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!نشاندہی کس طرح سے کروں،کیا میں پٹواری ساتھ لے جاؤں؟ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ گھر نمبر37اس تفصیل میںmention نہیں کیا گیا۔جہاں سے ایل اوایس شروع ہوتی ہے وہاں پر مکان نمبر37 کو گرایا گیا ہے لیکن اس کا ذکر جواب کی تفصیل میں نہیں ہے۔معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ اس مکان کے لئے کتنے پیسے دیئے گئے ہیں اور اس کو جواب کی تفصیل میں کیوں شامل نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کیا آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی انفارمیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!میرے پاس اس وقت یہ انفارمیشن نہیں ہے۔میں یہ انفارمیشن محکمہ سے لے کر معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔میں معزز ممبر کو ساتھ لے کر اس جگہ کاvisit کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ساتھ کیوں جانا ہے؟ آپ اپنے محکمہ سے کہیں کہ وہ visit کر کے اس کی صحیح رپورٹ پیش کریں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس سوال کا مکمل اور صحیح جواب دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے تاکہ اس کا مکمل جواب آ سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مکمل یا نامکمل کی بات نہیں۔ اس سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔ نامکمل اور غلط میں فرق ہوتا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان 32 گھروں کے علاوہ ایک گھر نمبر 37 بھی ہے جس کا انہوں نے اپنی تفصیل میں ذکر نہیں کیا۔ اسی گھر سے ایل او ایس شروع ہوتی ہے اور اس کو شامل نہیں کیا گیا۔ میں اگلا ضمنی سوال یہ کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سوال کو pending کروایا تھا تو اس order کو فی الحال withdraw سمجھا جائے اگر انہوں نے اسی طرح چلنا ہے تو چلنے دیں۔ میاں صاحب! آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ ویسے میں نے اس سوال کو pending کرنے کا order کر دیا تھا لیکن فی الحال وہ میں withdraw کرتا ہوں۔ البتہ مکان نمبر 37 کے بارے میں انفارمیشن ضرور حاصل کی جائے۔ آپ اس پر اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل او ایس لاہور کو ختم کر دیا گیا ہے تاکہ سڑک کو کھلا کیا جا سکے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "کچی آبادی ایل او ایس کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ ہم نے صرف 32 گھروں کو مسمار کیا ہے۔" آج 12-اپریل 2016 ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس کچی آبادی کا میں نے ذکر کیا ہے کیا متعلقہ محکمہ نے اُس ساری کچی آبادی کو مسمار کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ کچی آبادی کو ختم کرنے کا نوٹیفکیشن نہیں کیا گیا لیکن سڑک کشادہ کرنے کے لئے جتنی جگہ درکار تھی اُتنے ہی گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے Section-6 کے تحت 813 کنال 95 مربع فٹ جگہ مزید acquire کی ہے اُس کا نوٹیفکیشن نمبر SR-328 ہے۔ اس سوال کو پھر pending کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں آپ اس کا مکمل جواب لے کر آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اندازہ لگالیں کہ متعلقہ محکمہ اور معزز پارلیمانی سیکرٹری کی آپس میں کتنی coordination ہے کہ کسی سوال کا جواب تین سال بعد بھی نہیں آ رہا اور کوئی ادھورا جواب بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کا سوال pending کیا ہے اس کا جواب بعد میں آ جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں اتنا حق نہیں ہے کہ ہم یہ پوچھ سکیں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں میں نے آپ کا سوال pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2433 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے، اُن کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2434 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3307 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*3307: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2012 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی نیز ٹیکس وصول کرنے کے لئے حکومت کیا طریقہ اختیار کرتی ہے؟

(ب) سال 2013 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) مالی سال12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ-/76,24,26,632 روپے وصول کئے گئے۔

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی مندرجہ ذیل دو طریقوں سے ہوتی ہے:۔

1۔ محصول براراضی

2۔ محصول برزرعی آمدنی

مذکورہ محصول میں سے جو زیادہ ہو وہ وصول کیا جائے گا جس کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال13-2012 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ -/82,73,39,803 روپے وصول کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) میں فرمایا ہے کہ دو قسم کے ٹیکس لئے جا رہے ہیں۔ اس وقت فیلڈ میں ایگر کلچر انکم ٹیکس کے نام سے ایک ٹیکس جاری کیا جاتا ہے اور پھر ایگریکلچر آمدنی ٹیکس یعنی انکم کا مطلب آمدنی ہے تو اس طرح سے دو ٹیکس وصول کئے جا رہے ہیں، کیا یہ درست ہے یا غیر قانونی ہے؟

جناب سپیکر: یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایگریکلچر کے سپرد ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اُس کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4001 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: بندوبست اراضی کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4001: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں بندوبست اراضی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) سال11-2010،12-2011 اور13-2012 کے دوران کتنی رقم بندوبست اراضی پر خرچ ہوئی؟

(ج) بندوبست اراضی کا کام اس ضلع کے کس کس موضع اور گاؤں میں کب سے جاری ہے، یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لئے225 سابقا تعینات شدہ محکمہ ریونیو اور بندوبست کے لئے بھرتی کئے گئے116 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد	گریڈ	کیفیت
مہتمم بندوبست	01	18	
نائب مہتمم بندوبست	02	17	1ایڈیشنل چارج
تحصیلدار بندوبست	02	16	1ایڈیشنل چارج
نائب تحصیلدار بندوبست	15	14	
قانونگو	32	11	
پٹواری	247	09	
سٹینوگرافر	02	14	
جونیئر کلرک	04	07	
ڈرائیور	03	05	
نائب قاصد	26	02	
مالی	01	02	
چوکیدار	02	02	
سویپر	02	02	

(ب) ان سالوں میں بندوبست کے کام کو سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں تقریباً مبلغ-/7,69,83,635روپے خرچ ہوئے۔

(ج) بندوبست اراضی کا کام سال06-2005 سے جاری ہے اور1008 مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے اور بقایا76 مواضعات کے بندوبست کا کام31-دسمبر2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب کے بعد تاریخ وصولی 20-فروری 2014 لکھا ہوا ہے اور تاریخ ترسیل 29-اپریل 2014 ہے۔ یہ 2014 تو ابھی بہت دور ہے تو یہ صورتحال دیکھ لیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، انسان ہے کوئی بات نہیں، غلطی ہو سکتی ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ بندوبست اراضی کا کام سال 06-2005 سے جاری ہوا اور 1008 مواضعات کا بندوبست کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا 76 مواضعات کا بندوبست کام 31-دسمبر 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔ 2014 بھی گزر گیا اور 2015 بھی گزر گیا تو کیا اب یہ بندوبست کا کام مکمل ہو چکا ہے اور وہاں سے بندوبست کا کام ختم کرنے کے بعد بندے چلے گئے ہیں یا ابھی بھی کام ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ بندوبست اراضی کا کام 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور ایوان کی انفارمیشن کے لئے عرض ہے کہ یہ کام 07-03-2015 کو 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر بندوبست کا کام مکمل ہو گیا ہے تو اس وقت بندوبست کا عملہ وہاں پر کام نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! بندوبست کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے کیونکہ اس کام میں کچھ خامیاں رہ گئی تھیں جس کی درستی کے لئے ابھی تک بندوبست کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے اور اُن کی تنخواہوں کا بجٹ جون 2016 تک ہے اور اُس کے بعد اُنہیں وہاں سے transfer out کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! دو باتیں آپ کے سامنے آ گئی ہیں۔ ایک میں کہتی ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے، دوسری میں کہتی ہیں کہ عملہ وہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ اُن کو وہاں پر کوئی خامی نظر آئی تو اس لئے وہ عملہ کام کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان سالوں میں بندوبست کا کام سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کا بجٹ 2014 تک کا تھا۔ اس کے بعد ابھی تک جتنا خرچہ ہوا ہے جو لوگ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتا دیں؟ انہوں نے یہ detail دی ہے کہ 24۔ جولائی 2014 تک 7 کروڑ 69 لاکھ 83 ہزار 635 روپے خرچ ہوئے تو اب تک وہاں پر کتنا پیسا خرچ ہو چکا ہے کیونکہ بندوبست کے لوگ ابھی تک وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ خزانے پر کتنا بوجھ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ 30-06-2016 تک تنخواہوں کی مد میں بجٹ موجود ہے اور یہ بھی درست ہے کہ 116 ملازمین وہاں پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اُس کی وجوہات بھی میں نے آپ کو پہلے عرض کی ہیں کہ جو معمولی غلطیاں ہوئی تھیں یا سائلان کی طرف سے عدالتوں میں جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں اُن سائلان کی دادرسی کے لئے یہ عملہ وہاں پر موجود ہے اور 30-06-2016 تک یہ اپنا کام مکمل کر لے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں اور اس کا مطلب ہے یہ مقدمات رہیں گے اور تب تک وہ 116 بندے وہیں بیٹھے رہیں گے اور خزانے سے تنخواہیں نکالتے رہیں گے۔ کام بھی مکمل ہو گیا ہے اور لوگ بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو گیا اور اب بھی بندے وہاں پر موجود ہیں۔ وہ خود ہی لوگوں سے درخواستیں دلوا کر خود کیس بنائے رکھیں گے اور وہاں پر بیٹھے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو ایک date بھی بتا دی ہے کہ وہ اُس وقت تک وہاں رہیں گے۔ ریکارڈ میں جہاں کہیں غلطی تھی اُس کو درست کر رہے ہیں تو اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5045 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5045: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے ؟
(ب) اب تک کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے موضع جات بقایا ہیں؟
(ج) ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا تخمینہ کتنا ہے نیز لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا مشکلات ہیں؟
(د) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنائی جا سکتی ہے جو اس معاملے کو ہینڈل کرے تاکہ عوامی مشکلات کو جلد از جلد حل کیا جا سکے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔
(ب) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے درج ذیل مراحل کے تحت اس منصوبہ کا آغاز کیا گیا:

پائیلٹ فیز:	3اضلاع
فیز1:	8اضلاع
فیز2:	13اضلاع
فیز3:	12اضلاع

اس شیڈول کے تحت ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام 12۔اگست سال 2013 میں شروع کیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے دستیاب تمام 522 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کی جا چکی ہے۔ جبکہ بقایا 10 مواضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور بتدریج کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ڈیٹا بیس میں لوڈ کیا جا رہا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی خدمات M/S AOS (Pvt) Ltd. سے انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد 32 ملین روپے میں لی جا رہی ہیں۔
ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے سلسلے میں درج ذیل مشکلات درپیش ہیں:

- مکمل ریکارڈ کی عدم دستیابی
- پرت پٹوار اور پرت سرکار میں تفاوت
- ریکارڈ کی تصدیق میں تاخیر
- اصل رقبہ سے زائد کی منتقلی
- پیچیدہ درستی کا عمل

تاہم ضلع ساہیوال کی انتظامیہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کی تکمیل میں فی الحال مکمل معاونت کر رہی ہے۔

(د) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبے کے انتظامی، تکنیکی اور پیشہ وارانہ معاملات کی دیکھ بھال کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Project Steering Committee تشکیل دی گئی ہے جس کی سربراہی چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کی گئی ہے۔
مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبہ کی پراگرس کا ڈویژنل کمشنرز کی ماہانہ میٹنگ میں جائزہ لیا جاتا ہے۔
اس منصوبہ کی وقتی تکمیل اور درپیش مشکلات کے جلد ازالہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ضلعی سطح پر کیبنٹ ممبر کی سربراہی میں عوامی نمائندوں اور ڈسٹرکٹ کلکٹر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام 12-اگست 2013 شروع کیا گیا۔ 522 موضع جات تھے جن کی data entry مکمل ہو چکی ہے، 10 موضع جات کا ریکارڈ عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہیں ہے۔ وہ دس موضع جات کون سے ہیں ان کی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: اس کا جواب آگیا ہے۔ آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! دس موضع جات کی لسٹ آپ کو فراہم کر دی جائے فی الحال ساہیوال اور چیچہ وطنی میں لینڈ ریکارڈ اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے موضع جات ہیں؟ یہ مجھے بتائیں گی تو میں آگے ضمنی سوال کروں گا۔ یہ دس موضع جات ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کے مطابق انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دس موضع جات اسی سوال میں ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں یہ بات ٹھیک ہے تو میں آگے بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے سوال کیا تھا کہ کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا اور کتنے بقایا ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا جواب انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تین سال ہو گئے ہیں تو کس وجہ سے یہ دس موضع جات نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: آپ ماشاءاللہ کب سے پریکٹس کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 2005 سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے سارے مقدمات کے فیصلے کروا لئے ہیں۔ یہ ایک process ہے جو چل رہا ہے۔ اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ اگر آپ نے نام لینے ہیں تو وہ فہرست آپ کو فراہم کر دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! تعداد پوچھی گئی تھی نام نہیں پوچھے گئے تھے۔ معزز ممبر کو نام فراہم کر دیئے جائیں گے۔ جہاں تک ان کا یہ سوال ہے کہ دس موضع جات پر کیوں کچھ نہیں ہوا تو اس پر میں یہ عرض کرتی ہوں کہ ان کا consolidation process تو denotify ہو چکا ہے لیکن چونکہ مالکان اراضی کورٹ میں چلے گئے ہیں اور یہ معاملہ subjudice ہو گیا ہے۔ جب تک یہ معاملہ کورٹ میں ہے اس وقت تک ان موضع جات پر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی خدمات M/S AOS (Pvt) Ltd. سے انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد 32 ملین روپے میں لی جا رہی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس کمپنی نے یہ کام کیا

ہے کیا اس نے جتنا کام کیا ہے اس کی ادائیگی ہو چکی ہے یا بقیہ کی بھی ہو چکی ہے اور کب تک کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: کیا کوئی مفت بھی کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جو دس موضع جات رہ گئے ہیں، عدالت کے فیصلوں کے بعد ہی ان کا کام مکمل ہو سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبے کے انتظامی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ معاملات کی دیکھ بھال کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Project Steering Committee تشکیل دی گئی ہے۔ جس کی سربراہی چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز convene ہوئی ہیں۔ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبہ کی پراگرس پر ڈویژنل کمشنرز کی ماہانہ میٹنگ میں جائزہ لیا جاتا ہے، اگر جائزہ لیا جاتا ہے تو ان دس موضع جات کا کیا status ہے جو میٹنگ میں رکھا گیا اور کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! معزز ممبر بار بار ایک ہی سوال گھما پھرا کر کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتا دیا ہے کہ وہ معاملہ کورٹ میں ہے اور کورٹ کے فیصلہ سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ آپ سے proceeding بھی پوچھیں گے کہ کیا کیا باتیں میٹنگز میں ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! already three tiers پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کام provincial, divisional and district level پر ہو رہا ہے۔ ہمارے cabinet member میاں عطا محمد خان مانیکا اس کو Chair کر رہے ہیں۔ اس میں ساہیوال کے public representatives کو بھی ساتھ بٹھایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کو شامل نہیں کیا گیا؟ میرے خیال میں یہی بات ہے۔ اگر ان کو شامل کیا ہوتا تو پھر ایسی بات نہ ہوتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ میں گھما پھرا کر بات نہیں کر رہا بلکہ direct بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ ایک Steering Committee بنی تھی۔ میں نے یہ ادب سے پوچھا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب نے اس کو کتنی دفعہ convene کیا ہے؟ اگر ڈویژنل کمشنرز اس کو ماہانہ take up کرتے تو تین سالوں میں جتنے مہینے بنتے ہیں تو وہ بتا دیتے کہ اتنی میٹنگز ہوئی ہیں۔ میں نے میٹنگز کی تعداد پوچھی ہے۔ اس کا جواب نہیں آیا تو آپ جواب لینے کے حوالے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال ہے اگر مناسب سمجھیں تو ان سے جواب لے دیں کہ اس منصوبہ کی وقتی تکمیل اور درپیش مشکلات کے جلد ازالہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ضلعی سطح پر cabinet member کی سربراہی میں عوامی نمائندوں اور ڈسٹرکٹ کلکٹر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ میری آپ سے submission ہے کہ یہ ہدایات کب جاری ہوئیں اور کیا ان پر عملدرآمد ہو چکا ہے؟ اگر ہو چکا ہے تو ساہیوال کی کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہے اور کون کون سے پبلک کے نمائندے ہیں جن کا نوٹیفکیشن ہوا ہے؟ محترمہ پورے پنجاب کا بتائیں گی لیکن میں specifically ساہیوال کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جب آپ کا نام اس میں نہیں ہو گا تو آپ کو اس کو پوچھنے کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو میں کمیٹی کا پوچھ رہا ہوں بعد میں نام کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کو کچھ بتا دیں جو آپ بتا سکتی ہیں۔ ویسے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! fresh notification کے مطابق cabinet member میاں عطا محمد خان مانیکا ساہیوال کو lead کر رہے ہیں۔ ان کا نوٹیفکیشن 9-مارچ 2016 کو ہوا تھا۔ اس سے پہلے جناب بلال یٰسین Chair کر رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ممبران کی composition پوچھی ہے کہ وہ کیا ہے؟ میاں عطامحمد خان مانیکا تو دوسرے ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں ممبران کا پتا نہیں کہ کون ہیں تو جس پبلک نے اپنے مسئلے کے ازالے کے لئے جانا ہے تو انہیں کتنی مشکل ہوگی۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ 9-مارچ 2016 کو نوٹیفکیشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی بات note کریں اور چیف منسٹر صاحب کے notice میں لائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ممبران کی composition بتادیں؟

جناب سپیکر: کیا دوسرے ضلع میں منسٹر نہیں جا سکتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! زمیندار، کاشتکار یا دو چار مرلے والے کسان کو پتا ہو کہ ڈسٹرکٹ میں ممبر کون ہے؟ یہ ممبران کا تو بتادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! ان کا نام لکھ لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اس list میں کسی طرح ان کا نام بھی آ جائے۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا۔ یہ صرف ممبران کی composition بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد باقی ممبران کی تفصیل معزز ممبر کو مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ جن سوالات کے جوابات نہیں آئے وہ سوالات pending ہیں۔ جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ ڈویژن میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی تفصیلات

*5558: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے کن کن اضلاع کے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے، سیلاب سے بچاؤ کے لئے آئندہ کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ان علاقوں میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کن کن افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے؟

(ج) متاثرین کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کتنے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران و اہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، ضلع وار تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب 2014 کے دوران مندرجہ ذیل اضلاع اور دیہات متاثر ہوئے:

1۔	گوجرانوالہ	45	(تحصیل وزیر آباد 23، تحصیل کامونکی 22)
2۔	حافظ آباد	143	(تحصیل حافظ آباد 59، تحصیل پنڈی بھٹیاں 84)
3۔	نارووال	91	(تحصیل نارووال 61، تحصیل شکر گڑھ 7، تحصیل ظفروال 23)
4۔	سیالکوٹ	22	(تحصیل سیالکوٹ 20، تحصیل پسرور 2)
5۔	منڈی بہاؤالدین	100	(تحصیل منڈی بہاؤالدین 16، تحصیل پھالیہ 72، تحصیل ملکوال 12)
6۔	گجرات	21	(تحصیل گجرات 21)

سیلاب سے بچاؤ کے لئے آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23۔اکتوبر 2014 کو ایک

سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پیش کی گئی تجاویز کی روشنی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6۔نومبر 2014 کو ایس اینڈ جی اے ڈی کے کمیٹی ہال میں منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان پر عملدر آمد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت مکانات جو دوران سیلاب متاثر ہوئے ہیں ان کی مالیت تخمینہ بابت مکانات نقصانات نہیں لگایا جاتا۔ گوجرانوالہ ڈویژن کے چھ اضلاع میں جن افراد کی اموات، متاثرہ مکانات مال مویشی اور فصلات دوران سیلاب ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	اموات افراد	مکانات	مال مویشی	متاثرین فصلات
1۔گوجرانوالہ	7	675	182	9100
2۔حافظ آباد	16	4431	175	10457
3۔نارووال	22	909	2	3744
4۔سیالکوٹ	37	2574	122	2231
5۔منڈی بہاؤالدین	6	918	49	6145
6۔گجرات	7	961	119	3509
میزان	95	10468	649	35186

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے حسب ذیل چھ اضلاع کے لئے امداد بابت متاثرین اموات، تعمیر مکانات دوران سیلاب2014امدادی رقم تقسیم کی گئی۔

	تعداد اموات	امدادی رقم	تعداد مکانات	امدادی رقم	تعداد متاثرین فصلات	امدادی رقم
1۔گوجرانوالہ	7	11.2	675	16.875	9100	362.104
2۔حافظ آباد	16	25.6	4431	110.775	10457	489.724
3۔نارووال	22	35.2	909	22.725	3744	279.239
4۔سیالکوٹ	37	59.2	2574	197.81	2231	281.8
5۔منڈی بہاؤالدین	6	9.6	918	22.95	6145	235.5
6۔گجرات	7	11.2	961	24.025	3509	98.398
میزان	95	152.0	10468	1746.765	35186	395.16

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے گوجرانوالہ ڈویژن میں تمام اضلاع کے ڈی سی او صاحبان و تمام متعلقہ ضلعی افسران نے متاثرین کی بحالی کے لئے شب و روز کام کیا۔ تباہ شدہ مکانات کا سروے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اہلکاران کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ ٹیم لیڈر(BS-14) 2۔ قانونگو/پٹواری
3۔ سیکرٹری یونین کونسل 4۔ لوکل امام مسجد

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے متعلقہ ضلعی کمیٹی ڈی سی او صاحب کی زیر نگرانی سیلاب سے متاثرہ علاقے کے سروے کے بعد متاثرین کا تعین کرتی ہے۔

امداد برائے نقصانات مکانات وفصلات کا جو طریق کار وضع کیا گیا ہے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i)معاوضہ برائے مکان 40%سے کم نقصان=	پہلی قسط	-/25000روپے
	دوسری قسط	-/15000روپے
	کل میزان	-/40000روپے
(ii)معاوضہ برائے مکان 40%سے زائد نقصان=	پہلی قسط	-/25000روپے
	دوسری قسط	-/55000روپے
	کل میزان	-/80000روپے
(iii)معاوضہ برائے فصلات آفت زدہ(12.5ایکڑتک)=	-/10000روپے فی ایکڑ	

(و) پی ڈی ایم اے پنجاب نے سیلاب2014 کے دوران وزیر اعلی پنجاب کی زیر نگرانی متاثرین میں امدادی اشیاء خوراک، ٹینٹ، ادویات، وکشتیاں وغیرہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام متاثرہ اضلاع کو پہنچائی گئیں۔ علاوہ ازیں تمام امداد سیلاب متاثرین میں بابت اموات، مکانات، فصلات اور مال مویشی وغیرہ کے سلسلہ میں پی ڈی ایم اے اور ضلعی حکام کی زیر نگرانی تقسیم کی گئیں۔

سرکاری زمین پر مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*5651:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سال2012 میں 2012-10-30تک سرکاری زمین پر رہائش پذیر افراد کو مالکانہ حقوق دینے کے احکامات جاری ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو دیہات اور شہروں میں پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ بالا دونوں احکامات پر کلی طور پر عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر مقامات پر پٹواری حضرات نے سروے میں غلط اندراج کئے اور بعض اوقات پسند، ناپسند کی بنیاد پر اصل حقداروں کا نام سروے لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام مسائل کی درستی اور شکایات کے ازالے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر تحصیل کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی افسران ان شکایات کے ازالہ پر توجہ مرکوز نہیں کرتے اس کمیٹی کا اجلاس ایک ماہ میں دو مرتبہ ہونا ضروری ہے جو کہ مہینوں نہیں ہوتا، کیا حکومت وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عملدر آمد کروانے اور لوگوں کو مالکانہ حقوق دلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دیہات ہائے میں 5 مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ غلط ہے مذکورہ بالا دونوں احکامات پر عملدر آمد کیا گیا ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔ پسند اور ناپسند کی بنیاد پر سروے نہ ہوا ہے بلکہ اصل حقدار لوگوں کو سروے میں شامل کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ ان تمام مسائل اور شکایات کے ازالہ کے لئے ہر تحصیل میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی کوئی شکایت پانچ مرلہ / کچی آبادی کے بارے میں موصول ہوتی ہے تو کمیٹی کا اجلاس طلب کر کے اسے حل کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات کی تفصیلات

*5833: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں حالیہ سیلاب سے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے نیز یہ بھی بتائیں کہ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ان علاقوں میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے اور کتنے افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے، متاثرین وار تفصیل بتائیں؟

(ج) متاثرین کے لئے کل کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کون کون سے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران و اہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، تحصیل وار تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں 222 مواضعات متاثر ہوئے جن میں رقبہ بقدر 1,80,194 ایکڑ پر کھڑی فصلیں متاثر ہوئیں۔ تحصیلدار / یونین کونسل وار مواضعات کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے تمام متعلقہ محکمہ جات کی طرف سے ممکنہ اقدامات کئے گئے ہیں۔

(ب) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں کل 12 افراد سیلاب کے پانی میں ڈوب کر جاں بحق ہوئے جن کے وارثان کو مبلغ 16 لاکھ روپے فی کس مالی امداد دی گئی نیز سیلاب کے دوران 6 مویشی ہلاک ہونا رپورٹ کئے گئے۔ سیلاب کے دوران مکانات و فصلیں تباہ ہونے پر کل 35625 متاثرین میں مبلغ -/94,02,17,637 روپے مالی امداد تقسیم کی گئی۔

(ج) ضلع ہذا میں حکومت پنجاب کی طرف سے انتظامات / امدادی اقدامات کے لئے مبلغ 10 کروڑ روپے وصول ہوئے جن میں سے 4 کروڑ 31 لاکھ 94 ہزار 189 روپے مختلف مدہائے میں خرچ کئے گئے۔

(د) حکومت کی ہدایات کے مطابق متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر، محکمہ زراعت، محکمہ لائیو سٹاک، ریونیو فیلڈ سٹاف، امام مسجد، سینئر سکول ٹیچر، MEAs۔افسران / اہلکاران پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئیں۔

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے PDMA پنجاب کی طرف سے جاری کردہ SOP کے مطابق عملدرآمد کیا گیا۔

(و) سیلاب 2014 کے دوران سیلاب زدہ علاقوں میں ہر قسم کے حفاظتی اقدامات PDMA کی ہدایات کے مطابق کئے گئے۔

ضلع لاہور میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*6000: باؤ اختر علی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کی شہری اور زرعی سرکاری اراضی کہاں کہاں واقع ہے، کل رقبہ سمیت تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس اراضی پر کون کون سے لوگ ناجائز قابضین ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 12-2011 کے دوران ضلع لاہور میں 6978 کنال 8 مرلے 192 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔

سال 2014 میں 134 کنال ساڑھے بارہ مرلے 100 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چولستان میں بے زمین کاشتکاروں کو اراضی کی فراہمی

*6223: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولستان میں وسیع و عریض رقبہ موجود ہے کیا حکومت چولستان کے اس بے آباد رقبہ کو آباد کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

(ب) چولستان میں مقامی چولستانیوں کو زرعی رقبہ تقسیم کئے جانے کے کسی منصوبہ پر کوئی کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان مقامی کاشتکار جو زمین یا کم زمین کاشتکاروں کو چولستان کی زمین آسان شرائط پر دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علاقہ چولستان کا کل رقبہ 66,55,360 ایکڑ ہے جو تین اضلاع میں واقع ہے۔ اس رقبہ میں سے 4,58,234 ایکڑ مختلف محکمہ جات کو منتقل شدہ ہے جبکہ 5,81,188 ایکڑ رقبہ مختلف سکیم ہائے کے تحت چولستانی افراد کو تقسیم ہو چکا ہے۔ اس طرح بقایا رقبہ 56,15,938 ایکڑ بچتا ہے۔

(ب) فی الوقت علاقہ چولستان میں کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب، لاہور نے بروئے نوٹیفکیشن نمبر CLI-239/2013-549 مورخہ 13-03-05 پانچ سال کے لئے چولستانی افراد کو بذریعہ قرعہ اندازی رقبہ الاٹ کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت چولستانی افراد سے تینوں اضلاع سے مورخہ یکم اپریل 2013 سے 31۔ مئی 2013 تک 54115 درخواست گزاروں کو اہل قرار دیا۔ تاہم سکروٹنی کو شفاف بنانے کے لئے اس کی مزید چھان بین کا سلسلہ جاری ہے۔ اس منصوبہ کے لئے 1,36,713 ایکڑ (10,937 لاٹ ہائے) رقبہ مخصوص کیا گیا ہے۔

(ج) متذکرہ بالا سکیم کے علاوہ کوئی سکیم زیر کارروائی نہ ہے۔

پراپرٹی کی قیمت کم ظاہر کرنے کے رجحان کی روک تھام کا مسئلہ

*6224: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں مثلاً ایک کروڑ کی پراپرٹی 50/40 لاکھ مالیت کی ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریاں کی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراپرٹی کی کم مالیت ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریوں سے ملکی خزانہ کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے کیا اسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس نظام میں بہتری لانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیل ایوان میں بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں۔ ہر سال ڈسٹرکٹ کلکٹر صاحبان اپنے اپنے اضلاع میں پراپرٹی کے شیڈول مقرر کرتے ہیں۔ پراپرٹی کی مقررہ قیمت سے کم انتقال اور رجسٹریاں تصدیق نہیں کی جا سکتیں۔ اگر کوئی رجسٹری کسی وجہ سے مقررہ ضلعی شیڈول سے کم ہو جائے تو آڈٹ کے دوران ان کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور متعلقہ کلکٹر اس کی وصولی کرواتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حکومت کے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق انتقال اور رجسٹریاں ہو رہی ہیں لہٰذا ملکی خزانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہے۔

(ج) رجسٹری کے وقت قابل ادا رقوم اشٹام کی وصولی کو مزید بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ای سٹیمپنگ کا منصوبہ بنا رکھا ہے جو کہ بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا اس اقدام سے ملکی خزانہ میں رقوم اشٹام کی وصولی میں مزید بہتری آئے گی۔

سرگودھا: پی پی۔28 سیلاب سے متاثرہ افراد اور حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیل

*6537: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔28 یونین کونسل حضور پور تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ اور کتنے مکان متاثر ہوئے اور کتنے افراد اس سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثر افراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل زرعی رقبہ 1850 ایکڑ متاثر ہوا، دوران سیلاب ایک مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر ہوا اور 547 زمین مالکان فصلات کی مد میں متاثر ہوئے۔

(ب) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں ایک کس مالک مکان متاثرہ (تصور حیات) کو مبلغ۔/80,000 روپے اور 547 فصلات متاثرین میں سے 456 متاثرین کو مبلغ ۔/10,000 فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ۔/1,02,70,000 روپے معاوضہ کی ادائیگی کی گئی جبکہ 13 متاثرین کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں مگر متاثرین زیادہ تر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ابھی تک وصول نہ کر سکے ہیں۔ ان کے گھر والوں کو بھی اطلاع دی جاچکی ہے اور فہرست PDMA کو بھی بھجوائی جاچکی ہے۔ متاثرین جن کو ادائیگی کر دی گئی ہے ان کے نام ولدیت، رقوم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں 591 متاثرین کے نام سروے میں رپورٹ ہوئے جو بعد ازاں فیلڈ سٹاف کے تصدیق کرنے کے بعد 44 افراد حقدار نہ ٹھہرائے گئے اور ان کے نام متاثرین کی فہرست میں سے PDMA سے de-notify کروائے گئے۔ حقداران ٹوٹل 547 متاثرین تھے جن میں سے 456 کو جیسا کہ سوال (ب) کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کو ادائیگی کر دی گئی اور 13 کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں۔ 547 حقداران متاثرین سیلاب مد متاثرہ فصلات میں سے جن کو ادائیگی نہ کی گئی ہے ان کی تفصیل اور وجہ ذیل ہے:

1. بمطابق رپورٹ آمدہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) لاہور 78 افراد کی NADRA کی جانب سے verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پے آرڈر تیار نہ ہوئے اور ان کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔

2. متاثرین مکان کی مد میں تین کس افراد (i) صائمہ مظہر (ii) سکینہ بی بی (iii) محمد نذیر نے کسی دیگر جگہ کا سروے ٹیم کو سروے کروا کر اپنے نام سروے لسٹ میں شامل کروائے تھے جو بعد میں ایک کس مسمی محمد اقبال درخواست دینے پر بعد از تصدیق پتا چلا کہ مذکورہ افراد کے مکانات بالکل درست حالت میں ہیں اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ سیلاب 2014 کے پانی نے صائمہ مظہر وغیرہ کے مکانات کو چھوا تک نہیں تھا۔ ان تینوں کی ادائیگی بعد از رپورٹ فوراً روک دی گئی اور کیس ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کو

ارسال کر دیا گیا۔ جو ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی نے میٹنگ میں تینوں کی ادائیگی کو کالعدم قرار دے دیا اور ان کے نام فہرست متاثرین مکان سے خارج کرنے کا حکم جاری کیا۔ مذکورہ تین کس نے Next appellate forum ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی میں ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف اپیل جمع نہ کروائی بلکہ معزز عدالت عالیہ ہائیکورٹ لاہور میں ایک رٹ پٹیشن نمبر 3043/2015 دائر کر دی جس کے جواب میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے اپنا جواب داخل کروا دیا ہے۔ پٹیشن کی تین hearing ہو چکی ہیں اور ابھی تک معاملہ معزز عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(د) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مد میں اہل قرار نہ دیا گیا۔ مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں حضور پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہرا۔

سرگودھا میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے زمینداروں کی بحالی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*6657: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارچ، اپریل 2015 کی بارشوں سے ضلع سرگودھا کے کافی چکوک بالخصوص چک 109 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک 97 جنوبی کی تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت جن کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں ان زمینداروں کی بحالی کے لئے کچھ اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حالیہ ماہ مارچ و اپریل 2015 کی بارشوں سے مندرجہ ذیل چک نمبر 109 جنوبی، 108 جنوبی، 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک نمبر 97 جنوبی میں کسی قسم کی فصلات کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) جس وقت کسی موضع کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ تو وہاں پر ڈویلپمنٹ سیس، لوکل ریٹ، ایگریکلچرل، انکم ٹیکس اور واٹر ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ اس وقت مروجہ پالیسی کے تحت یہاں پر نقصان 40 فیصد سے کم ہے لہٰذا کسان اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راولپنڈی میں نویں اور دسویں جماعت کی کتب کی عدم دستیابی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! راولپنڈی میں نویں، دسویں جماعت کی پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابیں بالکل نہیں مل رہیں اور طلباء مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انہوں نے جو شکایت کی ہے اس کا جلد ازالہ کر دیا جائے گا اور یہ books next week تک آ جائیں گی اور اس بات کا خاص طور پر نوٹس لیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ کتابیں آ گئی ہیں اور کچھ ابھی رہتی ہیں ہمیں اس کا already پتا ہے اور ہم ان کے پیچھے پڑھے ہوئے ہیں کہ وہ ہمیں جلدی کتابیں دے دیں۔ شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف تین کتابیں مارکیٹ میں آئی ہیں اور باقی جو پبلشرز ہیں یا بک سٹال پر لوگ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جون تک کتابیں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ وہ سرکاری سکولوں میں جو تین کتابیں موجود ہیں وہ دی گئی ہیں وہ بھی 50 فیصد بچوں کو ملی ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! انہوں نے next week تک کہا ہے کہ مل جائیں گی تو پھر آپ اس کے بعد بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو حالات نظر آ رہے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ اتنی جلدی ملیں گی ان کتابوں کا ملنا بہت ضروری ہے، ورنہ بچوں کا semester ضائع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!آپ اس کا فوری طور پر نوٹس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!جی، اس پر فوری ایکشن لیا جائے گا۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ملک محمد ظہور انور

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست ملک محمد ظہور انور، ایم پی اے، پی پی۔23 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تااختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ سلطانہ شاہین، ایم پی اے، ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری تا یکم مارچ2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ایم پی اے، پی پی۔133 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تااختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عارف عباسی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد عارف عباسی، ایم پی اے، پی پی-13 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29-جنوری تا5-فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طٰحیانون

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ طٰحیانون، ایم پی اے، ڈبلیو-336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29-جنوری تا10-فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: اگلی محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2تا5-فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک محمد علی کھوکھر، ایم پی اے، پی پی-199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29-جنوری 2016 تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی-201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29-جنوری 2016 تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو-320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"3 تا 5-فروری اور 24-فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی-202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری اور 8-فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فاطمہ فریحہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ فاطمہ فریحہ، ایم پی اے، ڈبلیو-335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2-فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو-326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2اور 4-فروری، 10تا12، 19-فروری، 23تا25-فروری اور 5تا7-اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی-73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"5-فروری اور 7-اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری محمد اشرف، ایم پی اے، پی پی۔112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"12۔نومبر 2015 اور 29۔جنوری اور 10 تا 12۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب رپورٹیں پیش کی جائیں گی۔ جناب محمد ثاقب خورشید پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں بطور ممبر کمیٹی یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2016 سے ایک سال کی
توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2016 سے ایک سال کی
توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2016 سے ایک سال کی
توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اگلی رپورٹ چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرام!

تحاریک التوائے کار نمبر 1198/14 اور نمبر 839/15 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی رپورٹ ڈاکٹر نجمہ افضل خان مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2016 اور مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں ممبر سٹینڈنگ کمیٹی ہیلتھ یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016.)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016)

4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے پہلی تحریک استحقاق نمبر 13/16 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 14/16 بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے---- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: آپ نے؟

میاں طاہر: جی، میں نے کروائی تھی۔

جناب سپیکر: کب کروائی تھی؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! وہ کمیٹی کے سپرد ہوئی تھی لیکن دو سال ہو گئے ہیں آج تک کمیٹی نے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب آتے ہیں تو آپ کے حوالے سے پوچھتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور آج پھر آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ ملک کی مختلف صوبائی اسمبلیوں، ایوان بالا، ایوان زیریں، سینیٹ و قومی اسمبلی اور پورے ملک کے اندر ہر جگہ یعنی گلی کوچوں سے لے کر اقتدار کے ایوانوں اور اسمبلی کے ایوانوں تک پاناما لیکس کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی اور آج پھر میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ تحریک التوائے کار جو میں نے چار دن پہلے جمع کروائی ہے اس تحریک التوائے کار کو out of turn take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، out of turn کا کوئی قانون یا قاعدہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، جو طریق کار ہے اس کے مطابق آنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دیکھیں، اگر مسئلہ اہم ہو تو out of turn ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جو طریق کار ہے اس کے مطابق تحریک آئے گی تو میں ضرور take up کروں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ عرض ہے کہ مسئلہ اہم نوعیت کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی میرے پاس آپ کی تحریک نہیں آئی۔ پہلے یہ آفس میں آئے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پوری دنیا میں ہماری بدنامی کا باعث بن رہا ہے تو ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ آفس میں آئے گی پھر دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیں کہ ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: نہیں، میں اس پر آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں ٹائم دیا جائے۔ آپ ان کو کیوں بچا رہے ہیں؟ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، اب تحریک التوائے کار کا وقت ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو process ہونے دیں کیونکہ اس کے process کے بغیر take up نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگے)

جی، تحریک التوائے کار محترمہ شنیلا روت کی ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House جی، تحریک التوائے کار نمبر 55/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے جو تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کے ان پیاروں کو، ایک دھکا اور دو"
کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"رو عمران رو اور چور مچائے شور"
کی نعرے بازی)

پارلیمانی سیکرٹری نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔ معزز ممبران ایسا نہ کریں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آ سکا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 66/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے اور محکمہ آبپاشی سے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار 68/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 72/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 73/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے لیکن اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا آئندہ ہفتے پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 86/16 کا جواب ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آئندہ ہفتے لے کر آئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اس کو note فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے
آکر نعرے بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 95/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جو ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی پارلیمانی سیکرٹری لے کر آئیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم ملک بچانے نکلے ہیں، آؤ ہمارے ساتھ چلو
اور مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو نواز" کی نعرے بازی)

جی، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ 5-اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء پہلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ بھچر صاحب! یہ آپ ہی کی قراردادیں ہیں۔ کیا آپ نہیں لینا چاہتے؟ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کے ان پیاروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

بھچر صاحب! کیا آپ نہیں پڑھنا چاہتے؟ یہ آپ ممبران کی قراردادیں ہیں، اگر آپ take up نہیں کرنا چاہتے تو پھر یہ dispose of ہو رہی ہیں۔ بھچر صاحب اس قرارداد کو take up نہیں کرنا چاہتے لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ سبطین صاحب آپ کی قرارداد ہے، اس قرارداد کو پڑھیں۔ (شور وغل)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری قرارداد ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف
سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اس کا آرڈر ہو گیا ہے۔ آپ تمام ممبران کا ہی نقصان ہو رہا ہے۔ آپ قرارداد نہیں لینا چاہتے تو کیا پھر اس قرارداد کو dispose of کر دوں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، یہ آپ کا اپنا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی قراردادیں ہیں بھئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم چوری مکانے نکلے ہیں، آؤ ہمارے ساتھ چلو"،
"گو نواز گو"، "گو شہباز گو" اور "پاناما لیکس ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: سبطین خان صاحب! میں فائنل آرڈر کرنے لگا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں تیرے جانثار بے شمار"،
"رو عمران رو" اور "سیتا وائٹ کا حساب دو، ظالمو جواب دو"
کی نعرے بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس۔ یہ آپ کا وقت ہے اور آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈالر نواز، گو نواز گو"، پاناما لیکس کی پیداوار ہائے ہائے"
اور "مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ نشستوں پر بیٹھیں گے تو میں قرارداد یں لوں گا ورنہ نہیں۔ بڑی مہربانی آپ کی۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر چلے گئے)

میں اب کارروائی کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ یہ آپ کی قراردادیں ہیں۔ مہربانی کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس۔ آج کی پہلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے جی، جناب محمد سبطین خان! میں آپ کی قرارداد کو dispose of کر دوں گا۔ اگر آپ take up نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔ (شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری بھی قرارداد تھی جو کہ pending ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کا میں نے نام پکارا ہے لیکن آپ بولے نہیں ہیں اور جذبات میں آئے ہوئے تھے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آئندہ اجلاس میں اسے دیکھ لیں گے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔

حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے تباہ ہونے والی فصلوں کے لئے امدادی package کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی ہے للہذا اب سوال یہ ہے کہ:
"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے للہذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:
"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی للہذا اب سوال یہ ہے کہ:
"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد ڈاکٹر نجمہ افضل خان کی ہے۔ جی، اس کو پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

پاکستان کا اقوام عالم میں سوفٹ امیج پیش کرنے کے لئے یونیورسٹیوں کے ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، اس کو پڑھیں۔

بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: پانچویں قرار داد جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے انہوں نے request بھیجی ہے۔اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آر

جناب سپیکر: جی، زیرو آر شروع ہوتا ہے۔آپ کو پانچ منٹ کی اجازت ہوگی آپ زیرو آر میں اپنی تحریک پیش کریں۔جی، شیخ علاؤالدین!

پولیس کا فارن ایکسچینج کمپنیوں اور بنکوں کے مینجرز کو سکیورٹی کی آڑ میں ہراساں کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری کارروائی، دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ Foreign Exchange Companies اور بنکوں کی برانچوں پر سکیورٹی گارڈز، cameras اور alarm system ہونے کے باوجود پولیس برانچ مینجرز کو بلاوجہ حراساں اور پریشان

کر رہی ہے کیا کروڑہا روپے ٹیکس ادا کرنے والے یہ ادارے اس سلوک کے مستحق ہیں مالیاتی اداروں کی حفاظت آخر کس کے ذمہ ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! میں اس کے اوپر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں لیکن پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ exchange companies دن رات foreign exchange کرتی ہیں اُن لوگوں کو جو دیارِ غیر میں محنت مزدوری کرتے ہیں اور وہ banks اور وہ exchange companies ---

جناب سپیکر: آدھا منٹ آپ کا کٹ گیا ہے تو آدھا منٹ آپ کو دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا لیکن یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور پورے پنجاب میں financial sector میں اس وقت سخت پریشانی ہے تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ تمام bank managers اور تمام exchange companies کی برانچوں کے منیجر کے خلاف پولیس اس وقت جو کارروائی کر رہی ہے وہ یہ کر رہی ہے کہ اُن کے خلاف ایف آئی آر دے کر اُن کو بند کر دیتی ہے اور برانچیں بند کر رہی ہے میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ برانچ کو بند کرنے کا اختیار صرف سٹیٹ بنک کو ہے پولیس کو اختیار نہیں ہے اور پولیس State Banks Rules کو violate کر رہی ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک عام سی کیش وین وہ 70 لاکھ روپے سے کم نہیں بنتی پچھلے تین چار سال میں بنکوں کو اور exchange companies کو کتنی برانچوں میں کتنی وین بنوانا پڑھ رہی ہیں اس کے لئے دو دن چاہئے اگر میں آپ کو اس کے اخراجات بتاؤں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر جو بھی لوگ ہیں جنہوں نے یہ instructions دی ہیں کہ برانچ منیجر کو بند کر دیا جائے اور برانچوں کو بند کر دیا جائے اُن کو بلایا جائے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں میں اُن کو بتاتا ہوں یہ کتنی زیادتی کر رہے ہیں کسی بنک کی برانچ، کسی exchange company کی برانچ بغیر کسی صورت CCTV کیمرے کے نہیں چل رہی، کوئی برانچ بغیر سکیورٹی گارڈز کے نہیں چل رہی، اگر یہ ایک بھی کسی برانچ کا بتا دیں جو کسی

بنک کی، کسی exchange company کی ہو تو میں اب ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں جو penalty گورنمنٹ لگائے گی میں pay کروادوں گا چاہے کسی بنک کی ہو، چاہے برانچ کی ہو اور چاہے کسی کمپنی کی ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو financial sector میں رات دن خدمات انجام دے رہے ہیں اور اُن کو اُٹھا کر بند کر دینا پھر ان سے کروڑوں اربوں روپیہ جو ٹیکس کی مد میں وصول کیا جا رہا ہے اور لاء اینڈ آرڈر پر وصول کیا جا رہا ہے اُس کی وصولی کا بھی کوئی جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے request کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب سے کہ اس پر جو بھی ارباب اختیار ہیں اُنہیں بلوائیں تاکہ میں اس کی تفصیل دوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے یہ financial sector کے خلاف، اس ملک کے خلاف ایک سازش ہے جو تمام دنیا میں financial sector کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ افغانستان میں بھی financial sector کو تحفظ دیا جا رہا ہے تو ہمیں کیوں نہیں دیا جا رہا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب آیا ہے میں پڑھ دیتا ہوں اس ضمن میں عرض ہے کہ ملک میں موجودہ دہشت گردی کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت پیشگی احتیاطی کارروائی برائے سکیورٹی انتظامات، خطرات دہشت گردی پنجاب سکیورٹی ایکٹ 2015 کی دفعہ 3 کے مطابق DCO ہر سب ڈویژن میں سکیورٹی ایڈوائزری کمیٹی بناتے ہیں جس کے ممبران درج ذیل ہیں: نمائندہ ضلع انتظامیہ، نمائندہ سپیشل برانچ، نمائندہ سی ٹی ڈی، تین نمائندگان of the traders and stakeholders تاکہ سکیورٹی کے انتظامات اور دہشت گردی جیسے جرائم کا خاتمہ اور شہادت اکٹھی کرنے کے لئے مختلف modem devices کے ذریعے وقوعہ جات کی تفتیش پر prosecution میں مددگار ثابت ہو سکے۔ اس ضمن میں سیکرٹری داخلہ پنجاب نے Pakistan Banker Association سے مورخہ 28-04-2015 کو اُن کے مسائل کے حل کے لئے ایک meeting کی جس کے minutes مورخہ 07-05-2015 کو جاری کئے جس میں Pakistan Banker Association کو کہا گیا کہ وہ تحصیل لیول پر بنائی جانی والی سکیورٹی ایڈوائزر کمیٹی کے مطابق درجہ بالا ایکٹ میں اپنے نمائندے نامزد کریں۔ اس کے علاوہ Pakistan Banker Association کو تمام تحصیلوں اور ضلع جات کی لسٹ فراہم کی گئی مگر اُن کی طرف سے نامزدگی ابھی تک موصول نہ ہوئی ہے

ایکٹ مذکورہ بالا کو functional رکھنے کے لئے مورخہ 07-10-11 کو District Intelligence Committees بھی تشکیل دی گئی دوران checking بنکوں کی سکیورٹی کے نظام میں جو نقائص پائے جاتے ہیں متعلقہ پولیس افسران بنک کے ذمہ داروں کو ان کی سکیورٹی کے مطابق ایکٹ بالا و ہدایات حکومت پنجاب، مؤثر کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں پورے پنجاب میں مختلف ہائی کورٹ کے بنچز میں رٹ پٹیشن چل رہی ہیں چونکہ یہ مسئلہ sub-judice ہے جو بھی کورٹ کا فیصلہ آئے گا اس کے مطابق ہم عملدرآمد کریں گے۔ اس کے علاوہ ان کی ساری چیکنگ وغیرہ کا ایکٹ پنجاب اسمبلی پاس کر چکی ہے۔ ایکٹ کے مطابق security measures کو چیک کرنا متعلقہ ایس ایچ او کے لئے mandatory ہے۔ اگر ان کے خلاف کوئی ایکشن لینا ہوتا ہے تو وہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کمیٹی میں submit ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ کمیٹی اس پر کوئی decision لیتی ہے۔ تاحال اس پٹیشن کی وجہ سے ان کے خلاف تمام ایکشن بھی رکے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کسی ایک رٹ پٹیشن کا نمبر دے دیں۔ آپ کو بھی سن کر افسوس ہوگا کہ انہوں نے سٹیک ہولڈر کا نام لیا ہے میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ بتائیں سٹیک ہولڈر کون ہے؟ میں آپ کے سامنے President of All Pakistan Exchange Companies کھڑا ہوں اور elected ہوں مجھے بتائیں کہ سٹیک ہولڈر کون ہے اور میرے سے بڑا سٹیک ہولڈر کون ہے؟ میں آج بتاتا ہوں کہ میری کمپنیاں پاکستان کو کتنے ارب روپے ٹیکس دے رہی ہیں اور میرے بنک ہر مہینے کتنے ارب روپے دے رہے ہیں۔ یہ مجھے ایک سٹیک ہولڈر کا نام بتائیں، کس کا نام ہے سٹیک ہولڈر؟ میں کھڑا ہوں سب سے بڑا سٹیک ہولڈر۔ مجھے ایک نام سٹیک ہولڈر کا بتائیں who is stakeholder? کیا کسی نے ہمیں بلایا، کسی نے بنکوں کو بلایا ہے؟ آپ financial sector کو ذلیل کر رہے ہیں تاکہ پاکستان میں فنانس کا کام نہ ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تمام ڈسٹرکٹ میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں شیخ صاحب اگر چاہتے ہیں تو یہ اپنے سوال میں یہ بات کہتے کہ مجھے سٹیک ہولڈرز کے نام بتائے جائیں تو اس کا جواب آ جاتا تھا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے کیا پتا کہ ایسا جواب آئے گا جس کا حقائق سے تعلق ہی کوئی نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم میں اس ملک کے مفاد میں بات کر رہا ہوں۔ ان کو بلائیں اگر یہ بند نہ کیا تو بنکوں میں ہڑتالیں

ہوں گی، ایکسچینج کمپنیوں میں ہڑتالیں ہوں گی اور ملک کے لئے مسئلہ بن جائے گا۔ سٹیٹ بنک باقی بنکوں کو کہتا ہے کہ اگر آپ نے اپنی برانچ میں ایک گھنٹہ یا ایک منٹ کے لئے مرمت یا کوئی سوفٹ ویئر بند کرنا ہے تو ہم سے پہلے in writing اجازت لیں کہ آپ کی فلاں برانچ اتنے بجے سے اتنے بجے تک کام نہیں کرے گی۔ اچلانہ صاحب کو اس کی gravity کا پتا نہیں کہ یہ کتنا serious matter ہے۔ آپ انہیں بلائیں میں ثابت کروں گا کہ یہ ملک کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو آرڈیننس ہے میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آرڈیننس ہی تو مسئلہ ہے، آرڈیننس کے اندر سٹیک ہولڈر ہی نہیں ہے۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ جو لوگ فیلڈ میں کام نہیں جانتے، جن کو پتا نہیں ہے وہ بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ ان کو پتا ہی نہیں ہے، آپ ان کو بلائیں میں ثابت کروں گا۔ آپ لاء منسٹر صاحب یا کسی کو بھی کہیں میں ثابت کروں گا کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ یہ باقاعدہ ہمارے ملک کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ اگر financial sector کام چھوڑ دے گا، میں ابھی البرکہ بنک کے مینجر سے بات کر کے آرہا ہوں ان کی ملتان میں برانچ کے مینجر کو بند کیا اور لاہور میں اقبال ٹاؤن کے مینجر کو بند کیا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ صاحب یہاں پر اب کام کرنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ اگر بنک سیکٹر نے ایک گھنٹے کے لئے ہڑتال کر دی تو کیا بنے گا؟ جس نے یہ کیا ہے ان کو بلائیں میں ان کے سامنے بیٹھتا ہوں اور ان کو بتاتا ہوں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ اس وقت حالات اس طرح کے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے معاملات کو آپ بالکل چیک کریں، سکیورٹی سسٹم موجود ہے، سکیورٹی گارڈز موجود ہیں اور CCTV کیمرے چل رہے ہیں۔ یہ تو بڑی زیادتی ہے، پھر آپ کس چیز کا ٹیکس لے رہے ہیں؟ اسی ایوان سے اربوں روپے کا ٹیکس regularize کیا جاتا ہے، allowed کیا جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ آرڈیننس پاس ہو گیا۔ اچلانہ صاحب نے ابھی سٹیک ہولڈر کا کہا ہے تو where is stakeholder? سب سے بڑا سٹیک ہولڈر تو میں کھڑا ہوں۔ مجھ سے پوچھا ہے یا میرے کسی نمائندے سے پوچھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہر ڈسٹرکٹ میں جو سکیورٹی ایڈوائزری کمیٹی ہے اس میں three representatives of the traders and other stakeholders موجود ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ بات تو سنیں۔ یہ سوال بھی خود کرتے ہیں اور جواب بھی خود دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کا جواب سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انہیں ہر بات پر اعتراض ہوتا ہے، انہیں آرڈیننس پر بھی اعتراض ہے۔ آرڈیننس کے مطابق جب متعلقہ ایجنسیاں عملدرآمد کراتی ہیں، اصل میں شیخ صاحب کو اعتراض ان کی implementation پر نہیں بلکہ آرڈیننس پر ہے۔ آرڈیننس پر یہ mandatory ہے کہ انہیں چیک کیا جائے، ان کے جو low pools ہیں ان کی نشاندہی کریں، ایڈوائزری کمیٹی میں ساری رپورٹ پیش کریں اور اس آرڈیننس نے ایڈوائزری کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان کے خلاف ایکشن لے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج ٹائم دیا۔ ایک آدمی جرا ہیں، بنیانیں فروخت کر رہا ہے اس کا کیا سٹیک ہے؟ میں صرف financial sector کی بات کر رہا ہوں اچلانہ صاحب بات دوسری طرف لے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں، لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو شیخ علاؤالدین فرما رہے ہیں ان کا concern بالکل درست ہے وہ جائز بات کر رہے ہیں لیکن اس میں دوسری طرف سے بھی کچھ arguments سامنے لائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بنک اور دوسرے مالیاتی اداروں کا ملک کی economy میں ایک vital role ہے، ان کے profits کروڑوں، اربوں میں ہیں جس طرح سے شیخ صاحب فرما رہے ہیں اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ انہوں نے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو روزگار فراہم کیا ہوا ہے لیکن ان کی حفاظت کے لئے overall Law Enforcing Agencies ذمہ دار ہیں، حکومت ذمہ دار ہے۔ جو معیار تعین کیا جاتا ہے اور جو بات اُن کی طرف ہے، مثال کے طور پر وہاں پر alarm system ہے، وہاں پر گارڈز کی موجودگی ہے، وہاں پر CCTVs کیمرے ہیں ان کو لگانا اور درست حالت میں رکھنا یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ Law Enforcing Agencies یا پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو چیک کرتی رہے۔ اب اس میں ہوتا یہ ہے کہ پچھلے دنوں بعض جگہوں پر کچھ معاملات ایسے ہوئے کہ کیمرے لگے ہوئے ہیں لیکن بعد میں یہ دیکھا گیا کہ وہ کام نہیں کر رہے تھے یا ان

کی کوالٹی اتنی poor تھی کہ ملزمان کی شناخت نہیں ہو رہی تھی۔ فیصل آباد میں ایک واقعہ ہوا وہاں پر ایک بنک ڈکیتی ہوئی اس کے باہر SOPs کے مطابق different جگہوں پر تین چوکیدار موجود تھے۔ ڈاکو آئے انہوں نے ایک چوکیدار سے اسلحہ چھینا نہیں بلکہ لے لیا، چھیننے کی نوبت ہی نہیں آئی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد دوسرے سے اور پھر تیسرے سے لیا اور بعد میں انہوں نے بنک لوٹا۔ وہاں کا alarm button خراب نکلا وہ on نہیں ہوا اور CCTV کیمرے کی کوالٹی poor تھی۔ بعد میں جب ان چوکیداروں کو interrogate کیا گیا تو ان کی کوئی ٹریننگ نہیں تھی بلکہ ان میں سے ایک ایسا تھا جو پہلے رکشا چلاتا تھا اس کے بعد اس نے کہا کہ مجھے سکیورٹی ایجنسی میں ملازمت مل گئی میں وہاں پر آ گیا۔ اب اس سکیورٹی ایجنسی کے خلاف ایکشن لینا، اس کو بند کرنا اور بنک یا بنک مینجر سے یہ تقاضا کرنا کہ آپ کے پاس لوگوں کی کروڑوں روپے کی امانتیں ہیں، لاکر ہیں، کروڑوں روپے لے کر بیٹھے ہیں جس سے آپ معقول profit بھی کما رہے ہیں تو کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں بنتی؟ سکیورٹی ایجنسی کی اپنی جگہ پر ذمہ داری ہے لیکن کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ جس سکیورٹی ایجنسی سے آپ چوکیدار hire کریں ان کو کم از کم چیک کر لیں، کم از کم ان کی capacity دیکھ لیں کہ جسے آپ نے بندوق دے کر اپنی حفاظت کے لئے کھڑا کیا ہے یہ اس قابل بھی ہے یا نہیں؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر مرتبہ اس طرف سے کوتاہی ہوتی ہو گی، جب اس قسم کی شکایت ہوتی ہے تو کئی مرتبہ یہ بھی ہوتا ہو گا کہ پولیس کی طرف سے بھی تجاوز ہو جاتا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مناسب حل یہ ہے کہ کیبنٹ کمیٹی جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ تمام معاملات کو deal کرتی ہے میں اس کی میٹنگ میں شیخ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ وہاں پر تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ جو یہ stakeholders کا کہہ رہے ہیں جنہوں نے ان کے پاس شکایت کی ہے ان کے ایک دو نمائندوں کا بھی فرما دیں تو ان کو بھی ہم call کر لیتے ہیں اور وہاں پر بیٹھ کر

in the presence of IGP, in the presence of Home Secretary, in the presence of Additional IGs, IB and special branch.

جناب سپیکر! یہ معاملہ وہاں پر رکھیں اور جو بات اس طرف سے جائز ہے یعنی ایک بنک ہے اور وہاں پر CCTV کیمروں کی کوالٹی اتنی poor ہے کہ اس میں نظر نہیں آ رہا کہ کون ملزم ہے اور نہ ہی اس میں شناخت ہو رہی ہے تو بہر حال اس کی کسی نہ کسی نے تو ذمہ داری لینی ہے یا چیک کرنے والے کے اوپر پڑتی ہے یا جس نے کیمرے لگوائے ہیں اس پر پڑتی ہے تو یہ ساری چیزیں discuss کر لیں اور اس

کے بعد جو ذمہ داری financial institutions کی ہو، اس ذمہ داری پر ہم شیخ صاحب سے بھی request کریں گے کہ یہ گاہے بگاہے اس پر توجہ فرماتے رہیں اور دوسری طرف سے جو شکایت ہوگی کہ اگر بلاوجہ کسی کو تنگ کیا جارہا ہے جس طرح سے شیخ صاحب فرمارہے ہیں تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ بالکل اس چیز کو resolve کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ذرا اس کام کو جلدی کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ اگلے ایک دو روز میں میٹنگ میں شیخ صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ تشریف لائیں اور اس معاملے کو مل کر resolve کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: تمام حضرات کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان سے میری گزارش ہوگی کہ جس محکمہ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہو تو اس کا جواب متعلقہ وزیر صاحب یا ان کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے تو ان کو میرا آفس پہلے مطلع کرتا ہے اور اس کے باوجود اگر تشریف نہ لائیں تو میں افسوس ہی کر سکتا ہوں لیکن اب اس پر سختی سے عمل کرنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں، میں نے بھی گاہے بگاہے سیکرٹری صاحبان اور منسٹر صاحبان سے request کی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سے پہلے تو یہ معاملہ چل رہا تھا کہ on behalf of All لاء ڈیپارٹمنٹ میں یا پارلیمانی سیکرٹری لاء ڈیپارٹمنٹ جواب دیتے تھے لیکن یہ ترمیم اب اس ایوان نے کی ہے۔ یہ پورے ایوان کا wisdom تھا کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری جب وہ جواب دے گا تو اس تحریک التوائے کار سے متعلق اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر زیادہ better since prevail کرے گی اور وہ ڈیپارٹمنٹ اس بارے میں زیادہ بہتر طور پر توجہ دے گا تو یہ ترمیم ایوان نے کی ہے۔ اب سب کو اس کو answer اور respond کرنا چاہئے لیکن اس میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں تو پتا نہیں چلا اور ہمیں تو کسی نے بتایا نہیں تو اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی آپ کے پاس مناسب وقت ہو تو اس میں جو ہمارے administrative سیکرٹری صاحبان ہیں یا اگر مناسب سمجھیں گے تو چیف سیکرٹری سے میں آپ کی طرف سے request کر دوں گا کہ وہ تشریف لائیں اور آگے administrative سیکرٹریوں کو وہ ensure کریں اور دوسری بات یہ کہ آپ سب پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو کسی دن کھانے یا چائے پر بلائیں اور وہاں پر یہ چیزیں ایک دفعہ طے ہو کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو کس طرح اطلاع ہونی ہے اور اطلاع ہونے کے بعد پھر کوئی معزز

پارلیمانی سیکرٹری یہ نہیں کہے گا کہ مجھے تو پتا نہیں اور مجھے تو کسی نے بتایا نہیں۔ کیونکہ جب یہ first time شروع ہونے جا رہا ہے تو اگر آپ اس connection کو پوری طرح سے translate کر دیں گے تو میرا خیال ہے کہ یہ شکایت انشاء اللہ تعالیٰ ایک آدھے اجلاس کے بعد باقی نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ بھی نوٹ کریں اور میرا تمام عملہ بھی اس بات کو نوٹ کرے کہ جو متعلقہ وزیر صاحب یا ان کے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں جن کے متعلقہ آنے والے دن سے پہلے ان کو اطلاع دیں بلکہ میں تو سمجھوں گا کہ ان تمام کو آپ کم از کم دو دن پیشتر اطلاع دیا کریں۔ باقی بات جو رانا صاحب نے چائے اور کھانے کی کی ہے تو وہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر خود بات کروں گا جو بھی طریقہ طے ہو گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں ابھی ہسپتال گیا ہوا تھا اور وہاں سے واپس آیا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انعام اللہ خان نیازی صاحب! اس کا ایک ٹائم ہوتا ہے۔ اس کو ہم نے کل کے لئے pending کر دیا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کر کے آج take up کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، بھائی! ایسے کیسے take up کریں گے؟ قانون، قاعدہ اور rules کے مطابق ہمیں چلنا چاہئے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! آپ بھی قانون ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو گا۔ یہ ایوان قانون اور rules بناتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ایوان سے پوچھ لیتے ہیں اگر ایوان کہتا ہے تو میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! میرے خیال میں آپ کل تشریف لائیں گے تو آپ اپنی پوری بات کر لینا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اب اجلاس کل صبح 10:00 بجے مورخہ 13-اپریل 2016 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔